اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"ریڈرز ڈائجسٹ" امریکہ کا ایک کثیر الاشاعت ماہنامہ ہے جو اپنے تجارتی مقاصد کے لیے جہاں ایک طرف مقابلے کی اس دُنیا میں اپنے مندرجات کے انتخاب میں دقتِ نظر کا ثبوت دیتا ہے اور زبان و بیان کا خیال رکھتا ہے، وہیں دوسری طرف اپنے مغربی قارئین کے تعصّبات سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگست ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اِس نے "مسیحیوں کے خلاف عالمی جنگ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کر کے اپنی پالیسی کا تازہ ترین ثبوت مہیا کیا ہے۔

مضمون نگار رالف کِنّی بینیٹ (Ralph Kinney Bennett) نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حال ہی میں شائع ہونے والی دو کتابوں کو اپنے مضمون کی بنیاد بنایا ہے۔ ایک کتاب نیناشیا (Nina Shea) کی The Lion's Den [شیر کا بھٹ] ہے اور دوسری پال مارشل کی کتاب Their Blood Cries Out [اُن کا لہو پکار اٹھا]۔ اوّل الذکر کتاب کی مصنّفہ آزادیٔ مذہب کے لیے کام کرنے والے ایک ادارے سے منسلک ہیں اور ثانی الذکر کتاب کے مصنّف ٹورنٹو میں قائم "ادارہ برائے مطالعۂ مسیحیّت" سے وابستہ ہیں۔

دونوں مصنّفین کی رائے میں "مسیحیّت کے دو سب سے بڑے بے رحم دشمن" کمیونسٹ اور شدّت پسند مسلمان ہیں۔ (واضح رہے کہ مغربی پریس میں بلااستثناء اُن مسلمانوں کو "شدت پسند" لکھا جاتا ہے جو اپنے معاشروں میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد میں کسی طرح مصروف ہیں۔) مضمون نگار کی رائے میں آج "اندازاً ۲۰ سے ۲۵ کروڑ مسیحیوں کی جان کو [اشتراکی اور مسلمان ممالک] میں خطرہ لاحق ہے۔" اور عام امریکی مسیحی آبادی کے تصوّر کے برعکس اس وقت "زیادہ تر مسیحی سفید فام نہیں۔ دُنیا کی تین چوتھائی مسیحی آبادی مغرب سے باہر آباد ہے۔" کمیونسٹ ممالک کے حوالے سے عوامی جمہوریہ چین کو نشانہ بنایا گیا ہے، اور مسلم دُنیا سے بنگلہ دیش، پاکستان، سعودی عرب اور بالخصوص سوڈان پر "نظر کرم" کی گئی ہے۔ اُن کے الفاظ میں مسیحیوں کے خلاف امتیازی سلوک اور ظلم و ستم میں کوئی دوسری قوم یا ملک سوڈان کا حریف نہیں۔ "نیشنل اسلامک فرنٹ" کے رہنما حسن الترابی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ سوڈان سے تمام "غیر اسلامی مذاہب" کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے خواہش مند ہیں، حالانکہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ حسن الترابی اُن لوگوں میں سے ہیں جو سوڈان میں رائج اسلامی قوانین کو صرف مسلمانوں تک محدود رکھنے کی رائے دیتے ہیں۔ پال مارشل کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا گیا ہے کہ شمالی سوڈان میں

تمام ضروریات زندگی پر حسن الترابی کے لوگوں کا کنٹرول ہے اور خوراک، پوشاک اور رہائش کی سہولتوں کے عوض غیر مسلموں کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا جاتا ہے۔ ہزاروں خواتین اور بچوں کو مسلمان آقاؤں کے ہاتھ بطور غلام فروخت کر دیا گیا ہے جو اُنہیں بہ جبر مسلمان بنا رہے ہیں۔ نیوبا کے مسیحیوں کے بارے میں اس حد تک مبالغے سے کام لیا گیا ہے کہ "نسل کشی کا لفظ غیر محتاط حد تک، بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے، مگر سوڈان کے حوالے سے نسل کشی ایک حقیقت ہے۔"

"امریکی حلیف سعودی عرب" کو بھی نشانۂ تنقید بنایا گیا ہے۔ مضمون نگار کی روایت کے مطابق دسمبر ۱۹۹۲ء میں دو فلپائنی مسیحیوں کو تبشیری سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی بنیاد پر سزائے موت دی گئی تھی جو عالمی شور شرابے کے بعد ملک بدری پر ختم ہوئی۔

مضمون نگار جناب بینیٹ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ دُنیا کے مختلف خطوں میں مسیحیوں کی مبیّنہ صورتِ حال کی طرف جن لوگوں نے ابتداءً توجہ دی، ان میں انڈیانا پولس اور واشنگٹن ڈی - سی میں قائم ادارے "ہڈسن انسٹی ٹیوٹ" سے وابستہ یہودی وکیل مائیکل ہورووٹس کی آواز بڑی توانا تھی۔ مائیکل ہورووٹس نے یہودی ہوتے ہوئے "مصیبت زدہ مسیحیوں" کے حق میں، خود اس کے الفاظ میں، اس لیے آواز بلند کی کہ اُس کے ہم مذہب ایک زمانے میں ایسے ہی دور سے گزرے ہیں اور ماضی قریب میں روس کی یہودی برادری کے لیے امریکہ کے مسیحیوں نے آواز اٹھائی تھی۔ آج جب مسیحیت خطرے سے دوچار ہے تو اُنھوں نے اسے اپنا فرض سمجھا کہ اُن کی آزادی کے لیے آواز بلند کی جائے۔

سابق سوویت یونین کے زوال کے بعد مغربی دُنیا کے "صلیبی مہم جُووں" نے عالمِ اسلام کی دینی تحریکوں کو اپنا دشمن ٹھہرا لیا ہے، اور مسلمان ممالک میں اسلام کے حوالے سے آنے والی ہر تبدیلی اُنہیں مغربی تہذیب کے خلاف پیش رفت نظر آتی ہے۔ اس جنگ میں اُنہیں صیہونیت کے زیر اثر مغربی ذرائع ابلاغ کا پورا تعاون حاصل ہے۔ "ریڈرز ڈائجسٹ" پورے تسلسل کے ساتھ ان "مہم جووں" کا ساتھ دے رہا ہے اور اُن کے خیالات کی تقویت کا باعث ہے۔ بحیثیت مجموعی اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے "ریڈرز ڈائجسٹ" نے گزشتہ چند برسوں میں جو مقالات شائع کیے ہیں، ان میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ مسلمان اور بالخصوص عرب مسلمان، مہذّب لوگوں، اور اِن میں خاص طور پر امریکیوں اور اسرائیلیوں سے نفرت کرتے ہیں۔ جنوری ۱۹۹۴ء میں جریدے نے "اسلام کے نام پر" کے عنوان سے مضمون میں لکھا تھا کہ بنیاد پرست مسلمان امریکہ میں اڈے بنا رہے ہیں۔ مضمون کے ساتھ ایک خاتون کی تصویر دے کر اس کے نیچے لکھا گیا۔ "اسلام کے نام پر خواتین کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔" مارچ ۱۹۹۶ء میں ایک مضمون ــــ "مسلم عرب" ــــ میں یہ سنسنی خیز "خبر" دی گئی کہ تین سو عرب مسلمانوں نے سوڈانی عیسائیوں کا قتلِ عام کیا ہے۔ چار ماہ بعد جولائی ۱۹۹۶ء کے ایک مقالے "صحرا میں خطرے

کی گھنٹی" میں اسلامی جوش و جذبہ کو "پاگل پن" کہا گیا۔ فروری ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں "نیویارک ٹائمز" کے کالم نگار اے - ایم - روزنتھل کا ایک مضمونچہ شائع ہوا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ امریکہ میں ہونے والے دہشت گردی کے تمام واقعات میں مشرق وسطیٰ ملوث ہے۔

مغربی دُنیا کے "صلیبی مہم جُو" حلقے ایک طرف اپنے معاشروں میں اسلام اور احیاء پسند مسلمانوں کے خلاف مسلسل غلط فہمیاں پھیلانے میں مصروف ہیں، تو دوسری طرف مسلمان ممالک کی اقلیتی آبادیوں کو اپنے ہم وطنوں سے ٹکراؤ اور تصادم کی راہ دکھا رہے ہیں۔ دُنیا، بشمول مغربی ممالک، کے کسی بھی معاشرے میں ہمیشہ سب اچھا نہیں ہوتا، انسانی کمزوریوں کے تحت ناپسندیدہ واقعات اور حادثات ہزار خواہش اور کوشش کے علی الرغم وقوع پذیر ہو ہی جاتے ہیں، مگر زیادتی کا ارتکاب کرنے والوں کو اُن کے کیے کی سزا دے کر معاشرہ سرخ روئی حاصل کر لیتا ہے۔ مسلمان ملکوں میں بھی ماضی قریب میں بعض افراد کی کوتاہ بینی اور ذاتی رنجشوں نے ناگوار صورت اختیار کی ہے، مگر ان واقعات کی کسی نے تعریف کی اور نہ ظالموں کی مدد ہی کی گئی، تاہم افسوس ناک امر یہ ہے کہ بعض نادان دوستوں اور مغربی "صلیبی مہم جُووں" نے اِن حادثات کو اسلام اور مسلمان معاشروں کو بحیثیتِ مجموعی بدنام کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔

"عالمِ اسلام اور عیسائیت" کھلے دل و دماغ سے غور و فکر کرنے کا داعی ہے اور سمجھتا ہے کہ مذہب سے دُور جا کر انسانیت نے اپنے لیے مسائل پیدا کیے ہیں۔ دُنیا کے سب ہی مذاہب اور بالخصوص اسلام اور مسیحیت کے پیروکار، جن کے درمیان اتفاق و اشتراک کے متعدد پہلو ہیں، مل جل کر زندگی گزار سکتے ہیں اور خداوند تعالیٰ کی دُنیا کو حسین تر بنانے میں اپنی ذمہ داری ادا کر کے عنداللہ و عندالناس سرخ رُو ہو سکتے ہیں۔